اترپردیش اردو اکادمی

سہ ماہی

اکادمی مجلّہ

جلد نمبر ۹　　جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء　　شمارہ نمبر ۳

ایڈیٹر: ایس۔ رضوان (سکریٹری)

معاون مدیر: شاہ نواز قریشی

معاونین ادارت: فدا حسین حسینی

عرفان زنگی پوری

کمپوزنگ: نواب حیدر نقوی

ایس۔ رضوان، ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے میسرس آرٹ ورک، جگت نرائن روڈ گولہ گنج لکھنؤ سے چھپوا کر اکادمی کے دفتر واقع وبھوتی کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ 226010 سے شائع کیا۔

SALTOC Project

title: Akādmī majallah (Akādmī)
imprint: Lakhna'ū : Uttar Pradesh Urdū Akāḍmī
OCLC: 50142271

Volume 9, no.3, January-March 2012

TOC Supplied By: Princeton University Library

ترتیب

اداریہ		۳
بربطِ شکستہ	وقار ناصری	۵
سودا اور ان کے کمالات شعری	رئیس حسین	۱۹
ڈاکٹر محمد حسن: ''ادبیات شناسی'' کے آئینے میں	ڈاکٹر عبدلناصر	۴۸

رسالے کے مندرجات سے اتر پردیش اردو اکادمی کا
بہر صورت متفق ہونا ضروری نہیں۔

☆☆☆

زر سالانہ : چالیس روپے-/40
قیمت فی شمارہ: بارہ روپے-/12

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ
سکریٹری
اتر پردیش اردو اکادمی
وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ۔ 226010
فیکس و فون نمبر 0522-2720683

اداریہ

معیاری اور اعلیٰ ادب کا حلقہ قارئین ہمیشہ محدود رہا ہے۔ لیکن زندہ زبانوں میں اعلیٰ ادب کے ساتھ ساتھ ایسا ادب بھی تخلیق ہوتا ہے، جو نوجوانوں اور عام لوگوں کی دلچسپی کا ہوتا ہے۔ لیکن دانشور حضرات ایسے ادب کو ادب نہیں مانتے اور اسے مسترد کر دیتے ہیں۔ اردو زبان میں بھی اعلیٰ ادب کے ساتھ ساتھ نوجوانوں اور عام لوگوں کی دلچسپی کا ادب موجود رہا ہے۔ مثال کے طور پر ہلکے پھلکے رومانی اور جاسوسی ناول ایک زمانے میں اردو میں بھی لکھے جاتے تھے۔ جو خاصی تعداد میں فروخت بھی ہوتے تھے۔ ہلکی پھلکی اور رومانی کہانیوں پر مشتمل رسائل بھی شائع ہوتے ۔ جن میں نوجوانوں کی دلچسپی کی نظمیں بھی شائع ہوتی تھیں۔ ایسے رسائل کی تعداد اشاعت بھی خاصی تھی۔ فلمی رسائل بھی اردو میں شائع ہوتے تھے، جنھیں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ کے لیے بھی رسائل شائع ہوا کرتے تھے۔ جو بچوں کو نہ صرف اردو سے جوڑتے تھے، بلکہ ان میں مقبول بھی تھے۔

ترقی پسند تحریک سے وابستہ قلم کاروں نے بھی عام لوگوں، عام قارئین کو ہمیشہ اہمیت ام لوگوں کی دقتوں اور ان کے مسائل کی عکاسی کی۔ خاص طور سے کسانوں اور محنت کش طبقوں کے مسائل کی موثر تصویر کشی کرتے ہوئے ان کے جذبات و احساسات کو زبان دی۔ ساحرلدھیانوی یسے شاعروں کے کلام میں عام لوگوں خاص طور سے نوجوانوں کو اپنے دلوں کی دھڑکنیں سنائی دیں۔ اسی لیے ایسے قلم کاروں اور شاعروں کو بے پناہ عوامی مقبولیت حاصل ہوئی۔ لیکن جب یت کا رجحان سامنے آیا تو صورت حال بدلنے لگی۔ دانشوروں کے ایک حلقے نے اس رجحان کو باقاعدہ تحریک بنانے کی کوشش کی۔ جس کے تحت جدید افسانہ نگاروں اور شاعروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ اپنے لیے لکھتے ہیں۔ اظہار ذات اور اپنی تسکین کے لیے لکھتے ہیں۔ طرز اظہار اور اسلوب کی سطح پر نئے نئے تجربے کیے جانے لگے۔ ادبی اظہار میں ابہام پر زور دیا جانے لگا۔ علامتی